حسن السمت

ترجمہ و تلخیص

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

خیابان سرسید سیکٹر III راولپنڈی فون: 4831112

الحمد للہ و کفٰی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

خاموش رہنے کی فضیلت میں یہ کتاب دراصل ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب ''الصمت'' کی تلخیص ہے، البتہ بعض زوائد شامل کرنے کی وجہ سے یہ ایک علیحدہ کتاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کی مستقل حیثیت کی بناء پر اس کا نام ''حسن السمت'' رکھ دیا۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ اس کارِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس بات کو محبوب رکھتا ہو کہ وہ سلامت رہے اس پر لازم ہے کہ وہ سکوت اختیار کرے''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ سکھا دوں جو بدن پر نہایت ہلکا اور میزان میں نہایت بھاری ہوگا''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی کیوں نہیں۔

یارسول اللہ ﷺ آپ فرمانے لگے:

''وہ خاموش رہنا، حسنِ اخلاق اور لایعنی چیزوں کو چھوڑ دینا ہے''۔

ابوذرؓ سے ہی روایت ہے۔فرماتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔آپ ﷺ ارشادفرمانے لگے:

''ابوذرؓ میں تمہیں حسنِ اخلاق اور خاموش رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔یہ دونوں عمل بدن کے لئے نہایت خفیف ہوتے ہیں اور میزان میں نہایت بھاری ہوتے ہیں''۔

صفوان بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ

''میں تمہیں ایک ایسی عبادت کے بارے میں خبردار نہ کردوں جو نہایت آسان اور بدن کے لئے ازحد ہلکی ہے یعنی چپ رہنا اور حسنِ خلق بجا لانا''۔

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جو نہایت خوبصورت اور آسان ہے۔راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوجائیں ارشادفرمایئے۔آپ ﷺ ارشادفرمانے لگے:''حسنِ اخلاق اور دیر دیر تک چپ رہنا۔یہ دونوں چیزیں تم پر لازم ہیں،اس لئے کہ اللہ کے ساتھ ملاقات کے لئے ان جیسا کوئی عمل نہیں''۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''خاموشی سب سے اونچی عبادت ہے''۔

عبداللہ بن محرز اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ پوشی''۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ خاموشی اخلاق کی سردار ہے۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ اپنے خانۂ اقدس سے باہر نکلے اور اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھ لیا کہ حضور ﷺ اعمال میں افضل عمل کون سا ہے؟رسولِ کریم ﷺ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا:''خاموش

رہنا"۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ کیا جو کچھ ہم اپنی زبانوں سے بولتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: "معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے، لوگ جہنم میں اوندھے منہ نہیں گریں گے مگر اپنی زبانوں کی کمائی سے"، پس جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ بولے تو بھلی بات کرے یا پھر چپ رہے، پھر حضور علیہ السلام فرمانے لگے: "اچھی باتیں کہو اور بہتر صلہ پاؤ اور شر سے چپ رہو اور سلامتی حاصل کرو"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کہ اللہ سبحانہٗ نے جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور آپ زمین پر رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا پھر آپ سے آپ کی اولاد نے ایک مرتبہ کہا کہ بابا جی ہم سے کوئی بات کریں، پس آپ علیہ السلام خطبہ دینے کھڑے ہوئے۔ تقریباً آپ کی اولاد میں سے چالیس ہزار کا اجتماع تھا، پس آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ "اے آدم! باتیں کم کرو گے تو پھر میری طرف لوٹ آؤ گے۔ اسی نوعیت کی ایک اور روایت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی اولاد بڑی پھلی پھولی۔ ایک دن وہ سارے آدم علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہوکر باتیں کرنے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے اور کوئی بات نہ فرمائی۔ اس پر اولاد نے پوچھا کہ اے جد مکرم ہم سارے گفتگو کرتے ہیں لیکن آپ خاموش ہیں، اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ علیہ السلام فرمانے لگے: بیٹو! اللہ نے جس وقت مجھے زمین پر بھیجا تو مجھ سے عہد لیا کہ اے آدم باتیں کم کرنا یہاں تک کہ تو میری طرف لوٹ آئے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ چپ رہو یا پھر بھلی بات کرو، اس لئے کہ یہ شیطان کے لئے باعثِ رسوائی ہے اور تمہارے دین کی مدد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حکمت کے دس حصے ہیں، نو علیحدگی اختیار کرنے میں ہیں اور ایک خاموش رہنے میں"۔

ایسی ایک روایت بیہقی نے وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی، کہتے ہیں کہ ''حکمت کے دس جزو ہیں نو خاموش رہنے میں اور ایک عزلت میں''۔ ابویعلیٰ، ابوسعید خدری ﷜ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اس لئے کہ یہ تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے اور یہ کہ بھلائی کے علاوہ اپنی زبان بند رکھو، یہ ہے وہ عمل جس سے تو شیطان پر غالب آسکتا ہے۔

عقیل کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوسعید خدری ﷜ سے عرض کی کہ حضور کوئی نصیحت فرمایئے، آپ ارشاد فرمانے لگے کہ:

''چپ رہا کرو سوائے اپنے حق کے اس سے تم شیطان پر غالب آسکو گے''۔

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت داود علیہ السلام کو ذرع ٹھنڈی کرتے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اسے ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ حضرت لقمان علیہ السلام بہت متعجب ہوئے لیکن حکمت یہ جانی کہ سوال نہ کیا جائے۔ حضرت داود علیہ السلام فارغ ہوئے تو ذرع اپنے جسم پر پہن لی اور فرمایا کہ ہاتھ سے ٹھنڈا کرنے کی حکمت یہی تھی۔ حضرت لقمان علیہ السلام کہنے لگے بے شک چپ رہنا بھی حکمت ہوتی ہے جسے بہت کم لوگ اختیار کرتے ہیں، پہلے میں نے چاہا تھا کہ سوال کروں لیکن پھر چپ رہا یہاں تک کہ آپ نے خود ہی مسئلہ حل کر دیا۔

حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''خاموشی اختیار کرنا سراسر حکمت ہے لیکن کم ہی لوگ اسے اختیار کرنے والے ہوتے ہیں''۔

حضرت معاذ بن جبل ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے ایک مرتبہ سوال کیا کہ افضل ایمان کون سا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کہ تو محبت کرے تو اللہ کے لئے اور بغض رکھے تو اللہ کے لئے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور ان کے لئے برا جانے جو اپنے لئے برا جانتا ہے اور یہ کہ بات کرے تو بھلی یا پھر چپ رہے''۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ اس شخص پر رحم کرے، جو بات کرے تو اجر پائے یا چپ رہے تو سلامتی پائے''۔

ابو یعلی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابو ذر ؓ سے ملے اور فرمایا:

''ابو ذر! کیا تمہیں وہ خصلتیں نہ بتادوں جو عمل کے اعتبار سے خفیف اور میزان میں وزن کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں۔ حضرت ابو ذر ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تجھ پر لازم ہے کہ حسن اخلاق اور دیر دیر تک خاموش رہنا اختیار کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ مخلوق کے پاس ان جیسا کوئی عمل نہیں''۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا شخص ہوں کہ میری قوم میری اطاعت کرتی ہے فرمایئے میں انہیں جا کر کیا حکم دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک تو انہیں حکم دو کہ سلام کی سنت عام کریں اور یہ کہ بات کم کریں سوائے اس بات کے کہ کوئی با مقصد بات کرنی پڑ جائے۔

جابر بن سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دیر دیر تک خاموش رہتے۔

ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ سے زیادہ ہم نے خاموش رہنے والا نہ دیکھا ،البتہ آپ ﷺ جب صحابہ ؓ سے گفتگو فرماتے تو وہ تبسم سے بھرپور ہوتی۔

ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چار چیزیں رائیگاں نہیں جائیں گی البتہ اگر ان میں خود پسندی نہ آ گئی۔ چپ رہنا، تواضع اختیار کرنا، ذکر اللہ اور قلت اشیاء''۔

بخاری نے رسول کریم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ'' جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ بھلی بات کرے یا پھر چپ رہے''۔ اسی مفہوم کی ایک حدیث ابو شریح خزاعی نے بھی نقل کی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اے زبان! بات کر تو بہتر تاکہ صلہ پائے اور چپ رہ تاکہ سلامتی حاصل کرے پہلے اس کے کہ تجھے ندامت اٹھانی پڑے۔اسی قسم کا ایک قول ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی ہے۔حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت کچھ نصیحت فرمائیں۔آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ''باتیں نہ کیا کر، انسان جتنا بھی لوگوں میں رہے اسے کثرت کلامی سے اجتناب کرنا چاہیئے۔پھر فرمایا: ''بات کرو تو اچھی وگرنہ چپ رہو''۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے جنت میں داخلہ ہو سکے۔آپ نے فرمایا کہ کبھی بھی باتیں نہ کرو۔پوچھا کہ حضور اس کی تو ہمیں طاقت نہیں۔آپ نے فرمایا:

''نہ بولو مگر بھلائی کے ساتھ''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے کہ:

''خاموشی محبت کی طرف لے جانے والی ہوتی ہے''۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طبیب لوگوں کا اجماع ہے کہ طب کی اصل پرہیز ہے اور حکماء کا اس پر اجماع ہے کہ حکمت کا سر خاموشی ہے۔

حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بات کرنا اگر چاندی ہے تو چپ رہنا سونا ہے۔

حضرت لقمان کا ایک قول بھی نقل کیا جاتا ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا:

''کلام چاندی سے ہے'' اور چپ رہنا سونے سے''۔

حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ خاموش رہنے والا ہے اور لوگوں سے بھاگنے والا ہے تو اس سے قریب ہو جاؤ اس لئے کہ اس سے تمہیں حکمت ملے گی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ ایسے ضرور ہوا ہے کہ میں نے بات کی اور پھر ندامت اٹھانی پڑی لیکن خاموش رہا پھر میں کبھی نادم نہ ہوا۔

حضرت وہب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''میں نے سب کچھ زبان کی خاموشی سے پایا''۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''خاموشی عبادت کی چابی ہے''۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ایک قول نقل کیا ہے کہ:

''عبادت کا اول خاموشی ہوتی ہے پھر علم حاصل کرنا، اس کے بعد اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا''۔

مفسر کبیر مجاہد کی عادت تھی کہ آپ بہت کم گفتگو فرماتے۔

حضرت ملک بن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے: ''کہ بندہ اگر اپنے لئے افضل چیز اختیار کرتا تو وہ خاموشی ہوتی''۔ حضرت موسیٰ بن علی سے روایت ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ عورت کی آرائش حیا سے ہے اور دانش مندی کی زینت خاموشی سے ہے۔ حضرت ابو عبداللہ جرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک عالم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے کہنے لگا کہ ایسا علم مند شخص جو کم گو ہو اس علم مندی کی طرح ہوتا ہے جو بولنے والا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں سمجھتا ہوں عالم بولنے والا قیامت کے دن چپ رہنے والے عالم سے افضل ہوگا اس لئے کہ بولنے والے کا نفع لوگوں کو پہنچتا ہے اور چپ رہنے والے کو صرف ذاتی فائدہ ہوتا ہے۔ وہ عالم کہنے لگے کہ امیر المومنین کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقف ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز سن کر بہت شدید روئے۔

ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ روزے دار کی نیند ذکر ہے اور روزہ دار وہ ہے جو خاموشی اختیار کرے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ کے پاس چار

عالم اکٹھے ہوگئے ۔بادشاہ نے کہا تم میں سے ہر شخص کم لیکن جامع گفتگو کرے۔ پہلے نے کہا عالم کے علم کی فضیلت خاموشی ہے۔دوسرے نے کہا کہ آدمی کے لئے نفع بخش چیز یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی قدر پہچانے اور اپنی قدر کے مطابق ہی گفتگو کرے۔تیسرے نے کہا کہ اس آدمی جیسا چوکنا کوئی نہیں جو کسی نعمت پر سکون نہ پکڑے۔چوتھے نے کہا بدن کی راحت اسی میں ہے کہ بندہ قضا پر راضی ہو جائے اور قناعت اختیار کرے۔

حضرت ابن مسعود ؓ اور صعصعہ ؓ کا قول ہے کہ مروّت کی اصل خاموشی ہے۔حضرت محمد بن نضر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ کثرت کلامی وقار زائل کر دیتی ہے۔

محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خاموشی آدمی میں دو خصلتیں پیدا کرتی ہے:

''دین میں سلامتی اور دوسروں سے فہم حاصل کرنا''۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ خاموشی کے مقابلہ میں حج اور جہاد بھی نہیں۔

حضرت وہب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے معاملات جس وقت میں نے دیکھے تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ان سے میل ملاپ نہیں رکھوں گا پھر آپ سے کہا گیا کہ ایسا نہ کیجئے کہ آپ کو لوگوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو آپ کی ضرورت ہے البتہ ان میں ایسے رہیے کہ آپ بہرے ہوں لیکن سننے والے اندھے ہوں لیکن دیکھنے والے، گونگے ہوں لیکن بولنے والے۔

حضرت وہیب کا قول ہے کہ خاموشی بندے کی عقل کو بڑھا دیتی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے کہ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل کی نسبت گنتا ہے اس کے ہاں باتیں کم ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے چند بادشاہوں کے قول نقل کیے کہ بات جب منہ سے نکل جائے تو وہ بندے کی مالک بن جاتی ہے اور جب نہ نکلے تو بندہ اس کا مالک رہتا ہے۔

ایک دوسرے بادشاہ کا قول ہے کہ میں نہ کہی گئی بات پر کبھی نادم نہ ہوا البتہ کہی گئی باتوں پر ضرور

نادم ہوا۔ تیسرے نے کہا مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو ایسی بات کہے جو اس کی طرف لوٹائی جائے جو اسے تکلیف پہنچائے اور اگر اس کی طرف نہ لوٹائی جائے تو وہ نفع مند نہ ہو۔

علی بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حکماء لوگ حکمت کے وارث خاموشی اور گہری سوچ ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ابن بشار نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے اور سب بولتے رہے لیکن ابراھیم بن ادھم خاموش رہے۔ جس وقت لوگ بکھر گئے تو آپ ارشاد فرمانے لگے کہ:

"گفتگو آدمی کی حماقت کو بھی ظاہر کرتی ہے اور اس کی دانش مندی کو بھی"۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضور آپ باتیں نہیں کرتے؟ آپ فرمانے لگے "خاموشی میں ڈوب جانا مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں بات کروں اور پھر ندامت اٹھاؤں"۔

ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا کہ صبر خاموشی ہے اور خاموشی صبر۔ متکلم زیادہ پرہیزگار نہیں ہوسکتا صابر سے سوائے اس عالم شخص کے جو برموقع گفتگو کرے اور برموقع چپ رہے۔

حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خاموشی کا کم سے کم نفع سلامتی ہے اور بولنے کا کم سے کم ضرر ندامت ہے۔ لایعنی چیزوں کے مقابلے میں چپ رہنا سب سے اونچی حکمت ہے۔ بغیر علم کے بولنے والا شخص خطاؤں سے کبھی نجات حاصل نہیں کرسکتا اور انجانی چیزوں کے معاملے میں خاموش رہنے والا شخص مقصود کو پالینے والا ہوتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ چار خصلتیں ہوں تو ادب کمال تک جا پہنچتا ہے۔ توبہ، نفس کو شہوت سے منع کرنا، خاموشی اور علیحدگی"۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ

گہری خاموشی اختیار نہ کرے، کلام میں حسن بجا نہ لائے، جھوٹ کم نہ کرے اور ورع میں مخلص نہ ہو۔

حضرت ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار وعظ فرمایا: ''مجلس میں احتیاط یہ ہوتی ہے کہ کلام ضرورت کے مطابق ہو، پھسل جانے کا خوف موجود رہے پس اے شخص جب تو حکم دے تو پختگی کے ساتھ، جب سوال کرے تو فصاحت کے ساتھ، جب کوئی چیز مانگے تو حسن کے ساتھ، جب کسی چیز کی خبر دے تو تحقیق کے ساتھ اور ڈرے کثرت کلامی سے اس لئے کہ جتنا کلام زیادہ ہوگا غلطیاں زیادہ ہوں گی''۔

ابنِ عون رحمۃ اللہ علیہ چپ رہنے والے بزرگوں میں تھے ان سے کہا گیا کہ آپ گفتگو کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا ''بولنے والے کون سے نجات پا گئے ہیں جو میں بولوں''۔

اسحاق بن خلف رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ''بولنے میں پرہیزگاری سونے اور چاندی میں احتیاط برتنے سے زیادہ اہم ہے۔

حضرت ابوذکریا دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں بیس سال لایعنی چیزوں سے بچتا رہا لیکن مراد تک پہنچنے کے لئے یہ بھی کافی نہ ہوا۔ حضرت مورق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا معاملہ جسے میں بیس سال تک حاصل کرنے کی کوشش میں رہا لیکن اس پر قادر نہ ہو سکا اس کی طلب میں نے ترک نہ کی۔ پوچھا گیا وہ اہم چیز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ''خاموش رہنا''۔

حضرت ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک شخص چالیس سال خاموش رہنے کی اس طرح کوشش کرتا رہا کہ اپنے منہ میں کنکر رکھتا رہا یہاں تک کہ کھانے پینے اور سونے کے علاوہ وہ پتھر اپنے منہ سے نہ نکالتا''۔

کسی عالم سے پوچھا گیا آپ دیر دیر تک خاموش کیوں رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''میں نے اپنی زبان کو کاٹنے والی پایا اگر اس کو ذرا بھی ڈھیلا چھوڑوں تو وہ کاٹ

کھاتی ہے‘‘۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص ایسے تھے جو اپنی کثرت عبادت کی بناء پر پانی پر چلتے۔ ان کی ملاقات ایسے شخص سے ہوئی جو ہوا میں اڑتا، وہ دونوں بڑا حیران ہوئے اور اس سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تو نے یہ منزل کیسے پائی؟ وہ کہنے لگا ’’دنیا سے مایوس ہوا، اپنے نفس کو شہوات سے روکا، لایعنی چیزوں سے بچتا رہا اور خاموشی اختیار کی اور اب اگر میں اللہ پر کوئی قسم اٹھالوں تو وہ مجھے سچا کر دیتا ہے اور اس سے جو مانگوں مجھے عطا کر دیتا ہے۔

بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جو اکثر خاموش رہتا۔ بادشاہ نے ایک دفعہ اس سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تدبیر یہ کی گئی کہ اس شخص کو شکاریوں کے ساتھ بھیجا جائے تا کہ جس وقت کوئی چیز نظر آئے گی تو خود بخود بول پڑے گا پس سب نکل پڑے ایک پرندے کی آواز سب نے سنی اور اسے پکڑنے کے لئے باز چھوڑا، باز نے فوراً ہی پرندے کو پکڑ لیا اس پر وہ شخص بول اٹھا کہ چپ رہنا ہر چیز کے لئے عمدہ ہے یہاں تک کہ پرندوں کے لئے بھی اگر وہ نہ بولتا تو نہ پکڑا جاتا۔

حضرت ابراھیم بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ لوگوں میں چپ رہنے والا افضل ہوتا ہے۔ حضرت یحیٰی بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو خصلتیں جب کسی شخص میں دیکھو تو جان لو کہ ان جیسی کوئی نیکی نہیں۔ زبان کو گرفت میں رکھنا اور نمازوں کی حفاظت کرنا۔

حضرت صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ لوگو! تم پر چپ رہنا لازم ہے کہ یہ بوجھ کے حساب سے کم، تربیت کے لحاظ سے عمدہ اور گناہوں سے ہلکا ہوتا ہے۔ کسی شخص نے حضرت ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فلاں شخص اخلاق سیکھنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا: ’’اسے چاہئے کہ پہلے چپ رہنا سیکھے‘‘۔

حضرت ابو درداؓ نے فرمایا کہ جس طرح تم کلام سیکھتے ہو اسی طرح تم چپ رہنا بھی

سیکھو، اس لئے کہ خاموشی حکمت ہے پس چاہئے کہ سننے میں آدمی زیادہ حریص ہو کہنے کی نسبت اور لایعنی چیزیں زبان پر نہ لائے۔

حضرت انس ﷜ نے رسول کریم ﷺ کا ایک فرمان بھی نقل کیا ہے کہ "عبادت کے دس جزو ہیں، نو خاموشی میں ہیں اور دسواں رزقِ حلال کمانا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عافیت کے دس جزو ہیں نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے الگ رہنے میں"۔

حضرت علی المرتضی ﷜ کا قول ہے کہ خاموشی ہیبت اور وقار میں اضافہ کرتی ہے۔

حضرت عمرو ابن العاص ﷜ فرماتے ہیں:

"کلام دوا کی طرح ہے جتنا کم ہو نفع دیتا ہے اور خاموشی سلامتی کی چابی ہے"۔

کہتے ہیں بہرام ایک رات ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اسے ایک پرندے کی آواز سنائی دی اور اس نے اسے مار گرایا اور پھر کہنے لگا زبان کی حفاظت پرندوں اور انسانوں ہر ایک کے لئے عمدہ ہے۔ اگر یہ پرندہ اپنی زبان کی حفاظت کرتا تو یہ ہلاک نہ ہوتا۔ کہتے ہیں کہ بقراط نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت بولے جا رہا تھا اس پر اس نے کہا اللہ ﷻ نے انسانوں کے لئے زبان ایک اور کان دو پیدا کیے ہیں تا کہ سنا گیا مواد کہے گئے مواد سے زیادہ ہو۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "بسیار گوئی مصیبتیں لاتی ہے"۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے اپنے نفس کی تربیت چاہی اور ہر حالت میں اللہ سے ڈرنے کو ادب گردانا"۔

لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی بری بات کرنا اللہ نے حرام ٹھرایا، سو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ علم اور بردباری زینت ہیں اور بات کرنا چاندی سہی لیکن چپ رہنا یہ تو سونا ہے۔ منصور بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

’’بھلائی ساری دو باتوں میں ہے ایک خاموشی میں اور دوسرا گھروں میں رہنے میں ہیں‘‘۔

کسی شخص سے ایک آدمی نے دیر تک چپ رہنے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب میں کہا کہ میرا چپ رہنا میرا گونگا ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ٹیڑھی باتیں کرنے سے میرا چپ رہنا بہتر ہے۔ کہنے والے نے کہا کہ آخر اچھی بات کر لینے میں کیا حرج ہے تو اس شخص نے بڑا دلچسپ جواب دیا ’’کیا میں نیکی وہاں پھیلاؤں جہاں اس کا کوئی قدردان نہ ہو؟ اندھے کے سامنے تاریکی میں موتی بکھیرنے کا کیا فائدہ؟

محمد بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار جن کا مطلب یہ ہے کہ ’’اے خاموش رہنے والے شخص! بے شک تو خطاؤں سے امن میں رہنے والا ہوتا ہے پس کثرتِ کلامی پر وجد میں نہ آ اور کوئی ایسی بات نہ کیا کر جس کے پیچھے تجھے ’’اے کاش‘‘ نہ کہنا پڑے‘‘۔

صالح بن جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت میں وہ شخص گرفتار ہوتا ہے جس کی زبان لمبی ہو اور دل بے قابو۔ نہ تو اچھے طریقے سے بات کر سکے اور نہ ہی چپ رہ سکے۔ کسی شاعر نے کیا عمدہ بات کہی: ’’باتیں کم کر اور ان کی شر سے پناہ مانگ‘‘ اس لئے کہ بعض باتوں سے مصیبتیں بندھی ہوتی ہیں اپنی زبان کی حفاظت کر اور اسے ٹیڑھا ہونے سے بچا یہاں تک کہ تیری زبان اور قیدی ہونے میں کوئی فرق نہ رہے۔

ابو رہیص سری قسطلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’مجھے اپنے نفس کے بعض اضطرابات پر تعجب لاحق ہوا‘‘۔

ایک دوسرے شاعر نے کہا کہ اپنے عیبوں کو خاموشی سے چھپا اس لئے کہ چپ رہنے میں بڑی راحت ہوتی ہے اگر تجھے کوئی عیب لگائے تو خاموشی اختیار کر اس لئے کہ بہت سارے سوالوں کا جواب خاموشی ہوتی ہے۔

مخلد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک میرا کلام اگر چاندی سے ہے تو خاموش

رہنا سونے سے ہے۔ وہ شخص جو بلا ضرورت گفتگو کرتا ہے وہ گویا اللہ کی قدر نہیں کرتا۔

ابوالحسن رادوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے تیری جان کی قسم! بردباری حلیم شخص کی زینت ہوتی ہے اگر کوئی شخص عیب پر چپ نہ رہ سکے تو اس کے ہاں حلم ایک عادت کے سوا کیا ہے۔ خاموشی سلامتی کی ایک عظیم راہ ہے۔

عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ''ایسا جوان جو برموقع گفتگو نہ کرے اس کی نسبت چپ رہنے والا شخص عمدہ ہوتا ہے''۔ اسی طرح زیادہ قسموں کی نسبت سچ کہہ دینا جمال آور ہوتا ہے۔ خاموش شخص کا وقار اس کی پیشانی سے جھلکتا ہے''۔ ابوحاتم نے کہا کہ دو شخصوں نے علم سیکھا۔ ایک نے خاموشی اختیار کی اور دوسرے نے کلام گوئی، پس متکلم نے چپ رہنے والے کی طرف لکھا: ''تو نے اپنے علم سے کیا کمایا جب کہ معاش کے لئے زبان سے بہتر کوئی آلہ نہیں۔ چپ رہنے والے بولنے والے کی طرف لکھا تو نے اپنے علم سے کس کمال کا ارادہ کیا جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ قیدی ہونے کے لحاظ سے زبان سے زیادہ کوئی حق دار نہیں۔

حضرت ابونواس رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ چپ رہنے کا مرض بولنے کی تکلیف سے بہتر ہوتا ہے۔ سلامتی وہی شخص پاتا ہے جو اپنی زبان کو لگام دے لیتا ہے۔ ابوعتاہیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ فلاح تو چپ رہنے والے لوگ پاتے ہیں اس لئے کہ کہی گئی باتوں کا جواب ہوتا ہے لیکن خاموشی کا کوئی جواب نہیں۔ کسی شخص نے کیا خوب کہا جو شخص چپ رہتا ہے گویا وہ ہیبت کی چادر اوڑھ لیتا ہے۔ عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے اور جاہل کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے۔